اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی

ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدم واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟......اور اب تک اس نے کون سا ایسا کام کیا ہے جوملک وقوم کے مفاد میں ہو یہ تو ہمیشہ اختلافی مسائل پر ہی رائے زنی کرتی ہے.....وغیرہ وغیرہ..........ہمارے ایک کرم فرما نے لکھا کہ کونسل کے کام کے حوالہ سے آپ جو معلومات پیش کررہے ہیں یہ تو پرانی ہیں موجودہ کونسل نے کیا کیا؟ اس کا سیدھا سادا جواب تو یہ ہے کہ اگر کونسل نے کچھ نہیں کیا تو یہ پورے ملک میں شور کیوں مچا ہوا ہے؟ الٹرا ماڈرن مغرب زدہ خواتین کیوں بلبلا رہی ہیں، کونسل کو ختم کرنے تک کی باتیں میڈیا پر اور ایوانوں میں کیوں ہورہی ہیں؟ اسی لئے کہ کونسل نے کچھ تو کیا ہے۔اور کونسل برابر اپنا کام کررہی ہے جبکہ کونسل کا کام سیکولر عناصر کو قبول نہیں، تو وہ چند مخصوص خواتین کی زبان سے اس پر احتجاج کرواتے ہیں ٹی وی چینلز پر ان سے دین اور علمائے دین کے خلاف ہرزہ سرائی کراتے اور خوش ہولیتے ہیں۔تاہم یہ دیکھنے کے لئے کہ کونسل نے گزشتہ برسوں میں کیا کام کیا ہے ہم ان چند قوانین پر نظر ڈالتے ہیں جو کونسل کے اجلاسوں میں زیر بحث آئے اور جن پر تجاویز مرتب کی گئیں۔

پاکستان کی مسلم عوام، عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتا حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا اثر ورسوخ اور پارلیمانی قوت صرف کریں، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کرچکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جاچکا ہے۔یہ ساری ترامیم قوانین کو اسلام کی روح کے مطابق بنانے ہی کے لئے ہیں اور اگر یہ ہوجائیں تو نفاذِ اسلام کا کام بہت حد تک ہوجائے گا......

۱۴۴۔غیر ملکی زرمبادلہ (امتناع ادائیگیاں) ایکٹ ۱۹۷۲ء

(p.105) اس کی دفعہ ۳ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۔وفاقی حکومت'سٹیٹ بینک'زرمبادلہ کا لین دین کرنے والے مجاز فرد یا کسی دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا کرنا تصور کیا جائے' کوئی مقدمہ'نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان'مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۴۵۔پیپلز سرمایہ کاری کارپوریشن ایکٹ ۱۹۷۲ء

اس کی دفعہ ۱۵ کہتی ہے کہ:

''۱۵۔کوئی ڈائریکٹر کسی دوسرے ڈائریکٹر'افسر یا کارپوریشن کے ملازم کے افعال یا کارپوریشن کو اس کی جائیداد یا قبضہ میں لی گئی کفالت کی مالیت یا حقیت کو نا اہلیت یا عدم صلاحیت کے باعث پہنچنے والے نقصان یا مصارف یا ایسے فعل کی نسبت جو اس نے اپنے فرائض کی بجاآوری میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو'ذاتی طور پر ذمہ دار نہیں ہوگا۔''

اہلکاران کے ایسے افعال سے جو انھوں نے نیک نیتی سے کئے ہوں یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں'جواب دہی سے تحفظ کا اطلاق ڈائریکٹر یا دوسرے افسر پر ہوگا۔اسلام شہریوں کے حقوق'اور جانوں کا تحفظ کرتا ہے۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اگر ڈائریکٹر یا کسی دیگر شخص کے افعال جو نیک نیتی سے کئے گئے ہوں'اگر کسی شخص کی ذات'حقوق یا مال کے لئے موجب ضرر ہوں تو متاثرہ فریق کو ضمان وصول کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کرنے کا حق ہونا چاہئے۔پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ یہ دفعہ حذف کردی جائے یا اس میں حسب ضرورت ترمیم بروئے کار لائی جائے۔

۱۴۶۔سول ملازمین ایکٹ ۱۹۷۳ء

(p.107) اسلامی نظریاتی کونسل دفعہ ۱۴ میں درج ذیل ترمیم تجویز کرتی ہے۔

اس کی دفعہ ۱۴ اریٹائرڈ ملازمین کی مفاد عامہ کے تحت دوبارہ تقرری سے متعلق ہے۔کونسل نے محسوس کیاہے کہ اس ایکٹ میں اصطلاح ''مفاد عامہ'' کی تعریف نہیں کی گئی۔مفاد عامہ کیاہے؟یہ طے کرنا تقرر کرنے والی اتھارٹی سے بالاتر اتھارٹی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیاہے ماسوائے ایسی صورت کے جہاں تقرر کرنے والی اتھارٹی صدر پاکستان کی ذات ہو۔کونسل کی رائے یہ ہے کہ اصطلاح مفادعامہ کی تعریف متعین کرتے وقت اسلامی فقہ کے اصول مصلحت عامہ کلیہ ضرور یہ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔اس سلسلے میں کونسل اس رائے کی حامل ہے کہ مفاد عامہ کے تعین کا معاملہ ایک شخص یعنی تقرری کرنے والی اتھارٹی سے برتر اتھارٹی کی صوابدید پر چھوڑنے کی بجائے ایک سے زیادہ افراد پر مشتمل کمیٹی کے سپرد کردینا چاہئے تاکہ وہ دیگر عوامل بھی زیر غور لا سکے اور قابل امیدواروں کی کامیابی کے امکانات کو نقصان نہ پہنچے۔ایسا فیصلہ ایک فرد کی بجائے کمیٹی کو کیوں کرنا چاہئے اس کی دلیل قرآن کے اصول شوریٰ سے ماخوذ ہے جس کا قرآن حکیم میں بایں الفاظ دوبار حکم دیا گیاہے:۔

۱۔وشاورہم فی الامر (آل عمران۔۱۵۹)

(مشورے لیا کروان سے ہر امر میں)

۲۔وامرہم شوری بینھم (الشوری۔۳۸)

(اوران کا کام ہے مشورے کرنا آپس میں)

۱۴۷۔اسکیم ''جیسے کماتے ہو ویسے ادائیگی کرو'' سے متعلق قانون ۱۹۷۳ء

اس قانون میں بعض صنعتی یونٹ قائم کرنے کی خاطر قرض کی رقم سے مشینری اور دیگر ساز وسامان درآمد کرنے کی ایک اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔اس کے مندرجات کا مطالعہ کرنے کے بعد کونسل نے حسب ذیل رائے کا اظہار کیاہے،جس پر مقننہ کو لازماً غور کرنا چاہئے۔

اس قانون کا ابتدائیہ آئین کے آرٹیکل ۳۷ شق (الف) میں درج مقاصد کو آگے بڑھانے والا ہے۔

(p.108) یہ مقننہ کے وضع کردہ ان چند قوانین میں سے ایک ہے جو قرارداد مقاصد اور آئین کے دوسرے باب میں مذکور پالیسی کے اصولوں کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے ہیں۔کونسل تجویز کرتی

ہے کہ اس کے دائرہ اطلاق کووسعت دی جائے تاکہ ایسی فضا پیدا ہو سکے جس میں سماجی انصاف کوفروغ مل سکے اور پاکستان کے ان شہریوں کو بھی آگے بڑھانے کے مواقع میسر آسکیں جو ابھی تک آزادی کے ثمرات اور نعمتوں سے مستفید نہیں ہو سکے۔

واضح رہے کہ پسماندہ علاقوں اور نچلے طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کوزیادہ وسیع پیمانے پر روزگار اور معاش کے دیانتدارانہ ذرائع فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری ہوسکیں اور اقتصادی ترقی کی رفتار تیز ہو سکے۔ یہاں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالی کی صفت ربوبیت کا قرآن پاک میں باربار ذکر کیا گیا ہے جس کا اظہار مقننہ کے منظور کردہ قوانین میں بھی لازماً ہونا چاہئے۔

ریاست اور معاشرہ پر ان وظائف کی تکمیل لازم ہے جن کا ذکر سورہ الانعام کی آیت ۱۵۱ میں کیا گیا ہے اور بنی نوع انسان کو یقین دلایا گیا ہے کہ ان کے اور ان کے بچوں کے رزق کا کفیل اللہ تعالی ہے۔ یہ ذمہ داری ریاست/ معاشرہ کو پوری کرنی ہے کیونکہ ذرائع پیداوار اور اللہ تعالی کے عطا کردہ وسائل کا انتظام ریاست کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اپنی فطری صلاحیتوں کو فروغ دے تاکہ وہ اچھا انسان بن سکے۔ یہ ایک بنیادی فرض ہے جسے پورا کرنے کے لئے مقننہ کو ضروری قانون سازی کرنی چاہئے۔

ملزمان کی منتقلی ایکٹ ۱۹۷۳ء

کونسل نے قانون ہذا کے مندرجات پر غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس قانون کو یا تو منسوخ کر دیا جائے یا اس میں مناسب ترامیم کر دی جائیں کیونکہ یہ اسلامی فقہ کے بعض بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ مثال کے طور پر'

(الف) اس کی دفعہ ۲ ملزم کے بارے میں ہے۔ مجرم سے متعلق نہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ عدالت میں پیش ہونے کے حق میں رکاوٹ ڈال دی گئی ہے' جس سے اسے اپنا دفاع کرنے میں جسمانی دشواریاں پیش آئیں گی۔

(ب) ملزم کو ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں منتقلی کی مجوزہ کارروائی سے مطلع کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔

☆الکون بنیی علی النظام فعلیك بالترتیب فی ملبسك وبیتك ومكتبك وواجبك۔☆

(ج)ان حالات کا کوئی ذکر نہیں،جن کے تحت وفاقی حکومت کسی ملزم یا ملزمان کو ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں منتقل کرنے کا عمومی یا خصوصی حکم جاری کرنے کی مجاز ہوگی۔

(p.109) بہرحال اس بات کا امکان موجود ہے کہ کسی ایک خاص صوبہ سے تعلق رکھنے والے ملزم کو دوسرے صوبہ میں گرفتار کرلیا جائے اور اسے اس کے آبائی صوبہ میں منتقل کرنا مطلوب ہو،تو وفاقی حکومت ملزم کی امداد اور اس کے معاملے کو عمدگی سے نمٹانے کے لئے خصوصی حکم جاری کرسکتی ہے۔

یہ ایکٹ سورہ البقرہ کی آیت ۲۸۶ میں مذکور نص قطعی کے منافی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی کسی بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔اسی طرح ضرر کے متعلق اسلامی اصول کہتا ہے کہ نہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی نقصان برداشت کیا جائے۔دوسرا اصول یہ ہے کہ ضرر کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(مجلہ دفعات ۱۹،۲۰،۳۱)

مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں اس قانون میں ضروری ترامیم بروئے کار لائی جائیں تاکہ وفاقی حکومت من مانے اختیارات استعمال نہ کرسکے۔

چونکہ امن وامان ایک صوبائی معاملہ ہے اس لئے وفاقی حکومت کو خصوصی حالات میں ملزم اشخاص کی مدد کرنے کا اختیار حاصل ہونا چاہئے۔

جب کسی ملزم یا ملزمان کی جماعت کو ایک صوبہ سے دوسرے میں منتقل کرنا مقصود ہو تو اس سلسلے میں جو حکم جاری کیا جائے،اس کے جواز کی وجوہات لازماً بتانی چاہئیں اور ایسا حکم انصاف کے مطابق ہونا چاہئے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا کہ آئین کے چوتھے شیڈول شمارہ نمبر ۱۳ کے تحت قانون سازی کی مشترکہ فہرست اس موضوع سے بحث کرتی ہے جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

''قیدیوں اور ملزمان کی ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ کو منتقلی''

۱۴۹۔قومی ترقی کی سرمایہ کاری کارپوریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء

اس کی دفعہ ۱۴ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۴۔کوئی ڈائریکٹر کسی دوسرے ڈائریکٹر،افسر کارپوریشن کے ملازم کے افعال یا اس کی نااہلیت عدم صلاحیت کے باعث کارپوریشن کی کسی جائیداد یا قبضہ میں کی گئی کفالت کی مالیت یا حقیت کو پہنچنے والے

نقصان یا لاگو ہونے والے مصارف کا ذاتی طور پر ذمہ دار نہیں ہوگا' نہ ہی کسی ایسے فعل کی بابت جوابدہ ہوگا جو اس نے اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران نیک نیتی سے کیا ہو"۔

(p. 110) اہلکاران کی طرف سے نیک نیتی کے ساتھ کئے گئے افعال کو جو تحفظ حاصل ہوتا ہے' ڈائریکٹر اور دیگر افسر پر بھی اس کا اطلاق ہوگا۔ اسلام لوگوں کے حقوق' املاک اور جانوں کا تحفظ کرتا ہے اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اگر ڈائریکٹر یا کسی دیگر افسر کے نیک نیتی سے کئے گئے افعال کسی دوسرے شخص کی ذات' حقوق یا املاک کے لئے نقصان کا باعث بنیں تو متاثرہ فریق کو یہ حق ہونا چاہئے کہ زیادتی کرنے والے کے خلاف عدالت سے رجوع کر سکے جیسا کہ کونسل راہنما اصول نمبر ۱۱ کے تحت سفارش کر چکی ہے۔ پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے یا اس میں حسب ضرورت ترمیم کر دی جائے۔

۱۵۰۔ پاکستان کوسٹ گارڈز ایکٹ ۱۹۷۳ء

اس کی دفعہ ۱۷ میں کہا گیا ہے کہ

"۱۷۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد یا ضوابط کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو"۔

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۵۱۔ پورٹ قاسم اتھارٹی ایکٹ ۱۹۷۳ء

اس کی دفعہ ۵۳ میں کہا گیا ہے کہ:

"۵۳۔ اتھارٹی' بورڈ' چیئرمین' کسی ممبر' افسر یا اتھارٹی کے ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو اس نے نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو"

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۵۲۔نیشنل رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء

(p.111)اس کی دفعہ ۱۷میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۷۔حکومت،رجسٹریشن آفیسریاکسی شخص کے خلاف جوقانون ہذا کے تحت اختیاراستعمال کررہاہویاکوئی ڈیوٹی اداکررہاہو،ایسے فعل کی بابت جواس نے اس قانون یاکسی قاعدہ کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیاہویاکرنے کاارادہ رکھتاہو،کوئی مقدمہ،نالش یادیگرقانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔''

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۵۳۔اخباری ملازمین (شرائط ملازمت) ایکٹ ۱۹۷۳ء

اس کی دفعہ ۲۲ کہتی ہے کہ:

''۲۲۔کسی شخص یاکسی اتھارٹی کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یادیگرقانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس نے قانون ہذایااس کے تحت وضع کردہ کسی قاعدہ کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیاہویاکرنے کاارادہ رکھتاہو۔''

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

☆لا تغضب فإن الغضب يفسد المزاج ويغير الخلق ويسيء العشرة ويفسد المودة ويقطع الصلة.☆

۱۵۴۔صنعت بناسپتی گھی (کنٹرول اور فروغ) ایکٹ ۱۹۷۳ء

اس کی دفعہ ۲۷ کہتی ہے کہ:

''۲۷(۱)۔کوئی عدالت قانون ہذا کی کسی دفعہ قاعدہ یا حکم یا اس کے تحت کئے گئے کسی فعل یا کارروائی کو چیلنج نہیں کرے گی نہ ہی چیلنج کرنے کی اجازت دے گی۔''

(۲)(p.112) کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت کئے گئے یا کئے جانے والے فعل کے سلسلہ میں کوئی حکم امتناعی یا عام حکم جاری نہیں کرے گی' نہ ہی کسی کارروائی کی سماعت کرے گی۔''

یہ دفعہ عدالتوں کو کسی جرم میں مداخلت کرنے یا حکم امتناعی جاری کرنے سے روکتی ہے۔کونسل کے مطابق ایسی پابندی متاثرہ شخص کو ریاست کے ایسے حکم کو چیلنج کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے جس سے اس کے حقوق پر زد پڑتی ہو۔یہ دفعہ اسلام کے اصولوں کے منافی ہے۔اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس تضاد کو دور کرنے کے لئے مذکورہ بالا دفعہ میں ترمیم کردی جائے۔

اسی طرح اس کی دفعہ ۲۸ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۸۔حکومت' بورڈ یا مینجنگ ڈائریکٹر یا کسی دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کے یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۵۵۔بنگال اراضیات (مشروط فروخت) ریگولیشن ۱۷۹۸ء

۱۵۶۔بنگال اراضیات (انفکاک وضبطی) ریگولیشن ۱۹۰۶ء

۱۵۷۔قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء

۱۵۸۔قانون انتقال جائیداد ۱۸۸۲ء

۱۵۹۔پنجاب انتقال حقیت ایکٹ ۱۹۰۰ء

۱۶۰۔قانون میعاد سماعت ۱۹۰۸ء

۱۶۱۔مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء آرڈر ۳۴

۱۶۲۔جائیدادہائے مرہونہ کا انفکاک (پنجاب) ایکٹ ۱۹۷۳ء

۱۷۹۸ء کے بنگال ریگولیشن کا اطلاق صوبہ سرحد پر بھی کیا گیا تھا۔تاہم سود سے متعلق دفعات کا صوبہ سرحد پر اطلاق نہیں ہوتا۔اس لئے صوبہ سرحد کی حد تک ان قوانین کے مندرجات کو سود کے بغیر پڑھا جائے۔

(p.113) یہ ریگولیشن صوبہ بہار میں اراضی کے رہن اور مشروط فروخت پر قرض لینے کے دستور کو تسلیم کرتا ہے۔اگر ادھار لی گئی رقم مقررہ مدت کے اندر ادا نہ کی جائے تو مشروط فروخت بیع قطعی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اگر ساہوکار مقروض سے رقم لینے سے انکار کر دے یا وہ فروخت کو قطعی شکل دینے کی نیت سے رقم وصول کرنے سے گریز کرے تو مقروض کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک دفعہ رکھی گئی ہے اُسے عدالت میں ثابت کرنا پڑے گا کہ اس نے واقعی قرض ادا کر دیا ہے یا ادا کرنے کے بارے میں اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

پنجاب انتقال حقیت اراضی ایکٹ ۱۹۰۰ء کی دفعہ ۲ (۵) میں رہن بالاستفادہ کی اور شق (۶) میں مشروط فروخت کی تعریف کی گئی ہے۔

دفعہ ۶ میں رہن کی مختلف صورتیں گنوائی گئی ہیں۔بہر حال یہ بات قابل غور ہے کہ ان قوانین میں رہن بالاستفادہ سے ایسے رہن مراد ہے جس میں رہن رکھنے والا قبضہ دے دیتا ہے اور مرتہن کو اراضی کا کرایہ/منافع وصول کرنے کا حق مل جاتا ہے اور اسے سود یا زر رہن کی ادائیگی یا جزوی طور پر سود کی بجائے اور جزوی طور پر زر کی ادائیگی کی جگہ تصرف میں لاتا ہے۔

تفصیلی بحث کے بعد کونسل نے گروی رکھی ہوئی اراضیات کے متعلق،جن کو مذکورہ بالا قوانین میں زیر بحث لایا گیا ہے۔اتفاق رائے سے حسب ذیل تجویز کی سفارش کی ہے:

شریعت نے اس رقم کے تحفظ کی خاطر جو راہن کو قرض دی جائے،رہن کو جائز قرار دیا ہے لیکن آج کل عام دستور یہ ہے کہ شئے کو منافع کمانے کی غرض سے گروی رکھا جاتا ہے جبکہ فقہاء کے مطابق راہن یا مرتہن دونوں میں سے کوئی بھی رکھی گئی جائیداد سے نفع نہیں کما سکتا۔یہ رائے معاشرہ کے لئے تکلیف

☆احتفظ بمذكرة في جيبك ترتب لك اعمالك وتنظم اوقاتك، وتذكرك بمواعيدك وتكتب بها ملاحظاتك.☆

دہ ہے۔اس لئے کونسل نے تجویز کیا کہ ایسی صورت میں راہن کو چاہئے کہ اپنی جائیداد (دکان یا مکان) مرتہن کو مروجہ کرایہ کی شرح سے کرایہ پر دے دے۔وہ وصول شدہ کرایہ کی رقم کو زرمرہونہ کے عوض وضع کرلے گا۔اگر وہ زرعی اراضی ہو تو اسے شرعی مزارعت کے اصول پر دیا جاسکتا ہے۔اس طرح دونوں کی ضرورتیں پوری ہوجائیں گی، راہن کو اس کی جائیداد کا منافع مل جائے گا اور مرتہن کی طرف سے قرض دی گئی رقم محفوظ ہوجائے گی۔(جاری ہے)

پاکستان میں طلبہ کے کردار پر بہترین کتاب

انجمن طلبہ اسلام

نظریات......جدوجہد......اثرات

۱۹۶۸.........۲۰۱۳ء

صفحات ۷۶۰ قیمت صرف ۸۰۰ روپے

ترتیب وتدوین وتحقیق: معین الدین نوری

ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی

0300-3589836 moinnoori@gmail.com

جدید مالیاتی نظام پر نئی کتاب

اسلامی مائکروفنانس بینک

منصوبۂ عمل

عمر مصطفٰی انصاری

فضلی سنز بکس سپر مارکیٹ اردو بازار کراچی

☆ابدا الناس بالسلام وحیهم بالبسمة وابعرهم الاهتمام تکون حبیبا الی قلوبهم قریبا منهم۔☆

القسم العربى

مجلة الفقة الاسلامى

تصدر من

اكاديمية الفقة الاسلامى المعاصر

ص ب ١٧٧٧٧ گلشن اقبال

كراتشى پاكستان

رئيس التحرير

الاستاذ الدكتور / نور احمد شاهتاز

.......☆.......

مساعد رئيس التحرير

الاستاذ غلام نصير الدين نصير الدكتور محمد صحبت خان

فهرس الموضوعات

خدمة أمناء الإستثمار 80

☆قو بنفسك ولا تعتمد على الناس واعتبر انهم عليك لا لك وليس معك الا الله ولا تغتر باخوان الرخاء.☆